Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

(ایڈیٹر): نسیم سیفی

فون: ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد نمبر ۷۴-۳۹ | ہفتہ ۲۴ رجب ۱۴۰۹ھ ۴ امان ۱۳۶۸ہش ۴ مارچ ۱۹۸۹ء | نمبر ۵۲

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"کفّارہ تو بیشک گناہوں سے بچا نہیں سکتا مگر کیا کوئی اور طریق ہے بھی جس سے انسان گناہوں سے بچ جاوے؟ میں کہتا ہوں کہ ہاں علاج ہے اور ضرور ہے اور وہ علاج یقینی علاج ہے۔ مگر جیسے سچّی باتوں کے ساتھ مشکلات ہوتی ہیں۔ ویسے ہی یہ علاج بھی مشکلات سے خالی نہیں۔ یہ یاد رکھو کہ جھوٹ کے ساتھ مشکلات نہیں ہوتی ہیں۔ مثلاً ایک کیمیا گر جو یہ کہتا ہے کہ میں ایک دم میں ایک ہزار کا دو ہزار بنا دیتا ہوں۔ وہ مشکلات اس فعل کے لیے نہیں رکھتا۔ لیکن ایک زمیندار کو کس قدر مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ یا ایک تاجر کو اپنے مال کو کس طرح خطرہ میں ڈالنا پڑتا ہے۔ ایسا ہی ایک ملازم قسم قسم کی پابندیوں اور ماتحتیوں کے نیچے آکر کن مشکلات میں ہے۔ پس تم سہل باتوں سے ڈرو جو پھونک مار کر سب کچھ بنا دینا چاہتے ہیں وہ خطرناک عیّار ہیں۔"

(ملفوظات جلد سوم صہ ۳)

اللہ تعالےٰ اپنی محبت کی تپش کو رائیگاں نہیں جانے دیتا

ایسے شخص کیلئے اللہ تعالیٰ نجات کی کوئی نہ کوئی راہ نکال لیتا ہے

سیّدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کے ارشادات

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ سے جو محبت تھی اور صحابہ کے دل میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جو عشق پایا جاتا تھا وہ بھی اپنے اندر بعض اس قسم کی مثالیں رکھتا ہے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ جہاں سچی محبت ہو وہاں کوئی نہ کوئی ذریعہ دوسرے شخص کو مصیبت سے بچانے کے لئے نکال ہی لیا جاتا ہے۔ حدیثوں میں آتا ہے کہ ایک دفعہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اُس نے کہا یارسول اللہ مجھ سے فلاں خطا سرزد ہوگئی ہے اب میں کیا کروں آپ نے فرمایا کیا تم غلام آزاد کر سکتے ہو؟ اُس نے کہا یارسول اللہ مجھ میں غلام آزاد کرنے کی کہاں طاقت ہے۔ آپ نے فرمایا اچھا کیا تم دو مہینے متواتر روزے رکھ سکتے ہو؟ اُس نے عرض کیا یارسول اللہ روزے رکھنے کی بھی مجھ میں ہمت نہیں آپؐ نے فرمایا تو پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ کہنے لگا یارسول اللہ میں کہاں سے کھلاؤں۔ میرے پاس تو اُن کو کھلانے کے لئے کچھ نہیں۔ ابھی یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ کوئی شخص کھجوروں سے بھرا ہوا ٹوکرا رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا لو میاں یہ کھجوریں اٹھاؤ اور مساکین میں تقسیم کر دو۔ تمہارے گناہ کا کفارہ ہو جائے گا۔ اُس نے کھجوریں اُٹھالیں اور کہنے لگا یارسول اللہ ایک اور بات بھی عرض کرنے کے قابل ہے۔ آپؐ نے فرمایا کیا؟ کہنے لگا مدینہ میں مجھ سے بڑھ کر تو اور کوئی غریب شخص نہیں۔ میں کسے تلاش کروں۔ آپ یہ سُن کر ہنس پڑے اور فرمایا جاؤ یہ کھجوریں خود ہی کھا لو۔ تمہاری طرف سے کفارہ ہوگیا۔

اسی طرح وہ شخص جو خدا تعالیٰ سے سچی محبت رکھتا ہوگا اور جس نے اپنی طرف سے ہر ممکن کوشش اور سعی اس بات کے لئے صرف کی ہوگی کہ اُس کا انجام بخیر ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کے منعم علیہ گروہ میں شامل ہو جائے اگر کسی وجہ سے وہ اپنی اس کوشش میں سو فیصدی کامیاب نہ ہو سکا تب بھی اللہ تعالیٰ اُس کی تپشِ محبت کو رائیگاں جانے نہیں دے گا۔ بلکہ وہ اُس کے ایمان اور اُس کے دل کے اخلاص کے مطابق اُس سے سلوک کرے گا۔ اور کوئی نہ کوئی راہ اُس کی نجات کی نکال لے گا۔ اور اپنے فرشتوں کو حکم دے گا کہ جاؤ اور میرے بندے کو جنت میں داخل کردو۔"

تقویٰ کی قوت

"تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کیلئے قوت بخشتی ہے اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کیلئے حرکت دیتی ہے۔"

(حضرت بانیٔ سلسلہ)

دفتر چہارم تحریک جدید اور انصار اللہ

سنہ ۱۹۸۴ء میں جبکہ تحریک جدید کا دفتر سوم اختتام پذیر ہوا اور ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ نے دفتر چہارم کا اجراء فرمایا تو حضور کی طرف سے جماعت کے مخلص اور تجربہ کار طبقہ یعنی مجالس انصار اللہ کے ذمّہ یہ کام لگایا گیا کہ وہ دفتر چہارم کے مجاہدین کی تعداد بڑھانے کی حتی الامکان کوشش کریں۔ اس کام میں انصار کے لیے کتنی وسیع گنجائش ہے۔ یہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک تبصرہ سے معلوم کی جاسکتی ہے۔ فرمایا

"ہزار ہا کو ان کے خاندانوں کی تعداد سے ضرب دیدیں تو وہ یہ تعداد ایسی ہے جو تحریک جدید میں شامل ہو سکتی ہے۔"

انصار بھائیوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ سال جشنِ تشکر کا سال ہے اور اس سال میں ہماری ہر خدمت معیاری خدمت ہونی چاہیئے۔ سالِ نو میں آپ نے کم از کم تیس ہزار نئے مجاہدین دفتر چہارم میں شامل کرنے ہیں۔ اسے مکمل کر کے دم لیں۔

بکوشید اے جواناں تابدیں قوت شود پیدا

وکیل المال اوّل تحریک جدید

جلسہ ہائے پیشگوئی لیکھرام

تمام جماعتیں اپنے اپنے ہاں حضرت بانیٔ سلسلہ کی پیشگوئی بابت لیکھرام کے بارے میں جلسے کریں اور رپورٹ ارسال مرکز کریں۔

(نظارت اصلاح وارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۴ امان ۱۳۶۸ ہش   ۴ مارچ ۱۹۸۹ء

ہماری سوچ - اور - ایمان

انسان کی سوچ کو کہاں تک جانا چاہیئے - اور کہاں جاکر ٹھہر جانا چاہیئے یہ ایک اہم مسئلہ ہے جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ سوچ پر کوئی قدغن نہیں ہونی چاہیئے - ظاہرہ طور پر تو وہی ٹھیک ہیں لیکن اس بات کی گہرائی میں ذرا سا بھی جائیں تو اس بات کا شدت سے احساس ہونے لگتا ہے کہ سوچ کو اپنی حدود سے باہر نکلنے دیا جائے تو سارے حقائق تلپٹ ہو جائیں۔ کیا ہم اپنی سوچ سے ہر بات کی کنہ معلوم کر سکتے ہیں - ہم تو اپنی سوچ سے بعد الشیٔ انسانی کی کُنہ تک بھی نہیں پہنچ سکتے حالانکہ یہ بات ہمیں سے تعلق رکھتی ہے - ایک حد تک ہماری سوچ کو ہماری رہنمائی کرنی چاہیئے۔ اور اس حد سے آگے ہمیں صرف اور صرف ایمان کو اپنا رہنما مان لینا چاہیئے۔

مثال کے طور پر آپ کسی ایسی بات کا ذکر کریں جو خدا نے کہی ہے - ہماری سوچ تو اس بات کا پتہ ہی نہیں چلا سکتی کہ بات خدا نے کہی ہے یا نہیں - یہ تو ہمارے ایمان ہی کی رہنمائی میں پتہ چل سکتا ہے۔ اور جب ہمارا ایمان ہماری رہنمائی کرتا ہے تو ہم مان لیتے ہیں کہ بات واقعی خدا نے کہی ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اس بارے میں رہنمائی کرتے ہوئے فرماتے ہیں " انسان کو اپنی حد سے تجاوز نہیں کرنا چاہیئے - احق بالامن وہی لوگ ہیں جو خدا کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور اس کی ماہیت و حقیقت کو حوالہ بخدا کرتے ہیں" یہی وجہ ہے کہ ایمان کی اصل قدر و قیمت اسی وقت ہوتی ہے جب ایمان لانے کے تمام عناصر سامنے نہیں ہوتے - کچھ باتیں واضح ہوتی ہیں - کچھ دھندلی - اور کچھ جسمانی آنکھوں کے لئے بالکل ناپید - جتنا نظر آگیا اس کی بنیاد پر مان لو اور باقی کا انتظار کرو۔

خدا کرے کہ ہم سب ان تمام باتوں کے ماننے والے ہوں جو ہمیں بتائی جاتی رہیں کہ وقوع پذیر ہوں گی اگرچہ ابھی ان کے ظہور میں آنے کے کوئی آثار نظر نہیں آتے یہ حصہ غیب کا ہے اور غیب کو ماننے کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا - سوچ کو راہبر بنایئے لیکن ایک حد تک اس سے آگے ایمان کا ہاتھ پکڑ کر چلئے - یہی ہوتا آیا ہے اور یہی ہونا چاہیئے۔

مجھ کو جنت سے محبت ہے نہ دوزخ کا ہے ڈر
میری گہرائی دل میں ہے فقط ایک خطر
تو مری روح کی آنکھوں سے نہ روپوش رہے
تیرے چہرے سے نہ ہٹ جائے کہیں میری نظر

—— ابو الاقبال

مراحل سخت آئے راہ میں اور بے شمار آئے
بڑھے آئے مگر ہم سخت جاں اور باوقار آئے
ہمیں احساس ہے ہر لحظہ اپنی خاکساری کا
جنہیں تھا ناز اپنی شان پر میدان ہار آئے
وہ ویرانہ ہے گلشن اسکو کوئی کہہ نہیں سکتا
کہ جس میں پھول کھلتے ہوں نہ کوئی برگ و بار آئے
اسیرانِ وفا ہیں ہو رہے ہیں ہم اسی در کے
نکل بھی آئے کوئے یار سے تو سوئے دار آئے
وہ ہر اک بات جس کی جھوٹ ثابت ہوتی آئی ہے
اب ایسے بے ضمیر انسان کا کیا اعتبار آئے
جنہیں دنیا نے ٹھکرایا وہ دیوانے کہاں جاتے
طلبگارِ کرم در پر ترے پروردگار آئے
کرشمے دیکھ کر قدرت کے تیری قادرِ مطلق
ترانے حمد کے میرے لبوں پر بار بار آئے
ہُما کہتے تھے کر گس کو صبا صرصر کو کہتے تھے
خود اپنی کم نگاہی پہ وہ ہو کر شرمسار آئے
وہ ہو جاتے ہیں برہم میرے اظہار محبت پر
مجھے دیکھو کہ ان کی برہمی پہ مجھ کو پیار آئے
اداسی چھائی ہے دیوار و در پر ایک مدت سے
وہ آجائیں تو پژمردہ گلوں پر پھر نکھار آئے
بلایا اس نے جب مقتل میں اپنے جاں نثاروں کو
تو آئے سر بکف عشاق اور دیوانہ وار آئے
خدا کا شکر ہے الفضل پھر سے ہو گیا جاری
خوشی کے اشک آنکھوں میں مری بے اختیار آئے
جرائد اور بھی اچھے سے اچھے گو میسر ہیں
مگر اس کے ہر اک مضمون سے دل کو قرار آئے

"ہمارا بھی لہو شامل ہے اس کی آبیاری میں
ہمیں بھی یاد کر لینا چمن میں جب بہار آئے"

—— رحمت اللہ شاکر - سیالکوٹ

محبت بے قراری بے سکونی
محبت سوختہ سامان جنونی
دیارِ یار سے تا کوئے مقتل
ہے اس کی داستاں رنگین و خونی

—— سعید احمد اعجاز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل ۔ ایک روحانی نہر

پوری دنیائے احمدیت خدائے عزوجل کے حضور اس عظیم الشان لطف وکرم پر سرتاپا تشکر و امتنان ہے کہ ہمارا پیارا الفضل چار سال کی جبری بندش اور تعطل کے بعد ہماری عاجزانہ دعاؤں کے طفیل بے شمار فضلوں کا منادی بن کر افق صحافت پر دوبارہ طلوع ہو گیا ہے۔

۱۹۵۳ء میں جب الفضل پر پابندی لگادی گئی تھی تو اس وقت حضرت فضل عمر نور اللہ مرقدہٗ نے فرمایا تھا کہ

"الفضل کو ایک سال کے لئے بند کر دیا گیا ہے۔ احمدیت کے باغ کو جو ایک ہی نہر لگتی تھی اس کا پانی روک دیا گیا ہے۔"

(ہفت روزہ فاروق لاہور ۲ مارچ ۱۹۵۳ء)

اور ۱۲ دسمبر ۱۹۸۴ء کو جب دوبارہ اس نہر کو بند کر دیا گیا تو اس وقت بھی ابتلاؤں کے نہایت سیاہ اور گھٹا ٹوپ بادل افق احمدیت پر چھائے ہوئے تھے مگر خدا تعالیٰ کے فضل وکرم اور تصرف خاص سے یہ نہر دوبارہ جاری ہو گئی ہے اور حضرت بانیٔ سلسلہ کا یہ الہام مندرجہ تذکرہ ص ۵۸۹ اپنی پوری شان کے ساتھ پورا ہو گیا ہے کہ

"دیکھو میرے دوستو! اخبار شائع ہو گیا۔"

الفضل برصغیر پاک وہند کا قدیم ترین مذہبی روزنامہ ہے جو پون صدی سے (بعض ناگزیر وقفوں کے باوجود) ملک وملت کی بیش بہا خدمات بجا لاتا رہا ہے اور ۱۸ جون ۱۹۱۳ء یعنی اپنے آغاز سفر سے ہی ایک منفرد اور مثالی مقام کا حامل رہا ہے۔ بلامبالغہ دور حاضر کی کوئی دینی اور روحانی تاریخ اس کا تذکرہ کئے بغیر مکمل نہیں ہو سکتی۔ یہ واحد دینی روزنامہ ہے جو بین الاقوامی سطح پر ہر ملک اور ہر قوم اور ہر خطہ میں دلچسپی سے پڑھا جاتا ہے اور دینی۔ تاریخی تربیتی اور اخلاقی مضامین کا فی الحقیقت ایک انسائیکلوپیڈیا ہے اسی لئے حضرت فضل عمر نے ایک دفعہ ارشاد فرمایا تھا۔

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آ رہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار ہو گی لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔"

(الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۴۶ء)

یہ بات واضح ہے کہ اخبارات قوم اور افراد کے ساتھ رابطہ اور تعلق کا ایک مضبوط ترین ذریعہ ہوتے ہیں۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ الحکم اور بدر (حضور کے زمانہ میں شائع ہونے والے دو اخبارات) ہمارے دو بازو ہیں۔ ہر شخص الحکم اور بدر میں شائع شدہ ڈائری پڑھتا تھا اور یوں محسوس کرتا تھا کہ گویا قادیان میں بیٹھا ہے اور اسے حضور کی صحبت حاصل ہے۔

حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے ایک دفعہ نہایت درد اور قلق سے حضور کے اس ارشاد کی توضیح کرتے ہوئے ۱۹۳۶ء میں الفضل میں ایک مضمون رقم فرمایا تھا۔ آپ تحریر کرتے ہیں۔

"ان اخبارات (الحکم و بدر۔ ناقل) کا جانشین الفضل ہے۔ پس ہمارا فرض ہے کہ الفضل کو جو بدر کا جانشین ہے وہی پوزیشن دیں جو حضور نے ان اخبارات کے لئے تجویز فرمائی تھی یعنی اسے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا بازو سمجھیں لیکن بازو میں اگر طاقت نہ ہو تو کیسی تکلیف دہ بات ہے اس لئے ہمیں یہ بھی کوشش کرنی چاہیئے کہ الفضل حضور کا تندرست بازو ہو اور اس بازو کی تندرستی یہ ہے کہ ہم الفضل کو محض ایک اخبار اور کاغذات کا مجموعہ نہ سمجھیں بلکہ اپنے تصور میں اسے سچ مچ حضور کا گوشت پوست والا بازو متصور کریں اور پھر خیال کریں کہ اگر مرکز سے آواز آئے کہ حضرت بانیٔ سلسلہ کے بازو کی طاقت کم ہو رہی ہے اور ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ اس میں تندرست انسانی خون داخل کرنے کی ضرورت ہے اس لئے ہر احمدی اس کے لئے تیار رہے پھر خود ہی تصور کرو تو تمہیں چین سے لندن اور لندن سے امریکہ تک کے احمدی بے انتہا شوق اور جوش سے دیوانہ وار آگے بڑھتے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے نظر آئیں گے کہ خدا کے لئے ہماری حبل الورید کھول کر ہمارے خون کا آخری قطرہ تک حضور کے بازو میں داخل کر دو اور جلدی کرو کہ کسی طرح وہ زندہ اور ہم مردہ۔ وہ موجود اور ہم معدوم ہو جائیں۔

اس تصور کے لئے ایک میدان فرض کرو اور پھر لاکھوں احمدیوں کا ایک جم غفیر قائم کرو اور پھر ان کے ایک دوسرے سے بڑھنے کا نظارہ آنکھوں کے سامنے لاؤ۔ پھر ان کے رونے اور چلانے کی آوازیں اپنے کانوں سے سنو۔ اور پھر دیکھو کہ ایک بیٹا اپنے باپ کو پیچھے ہٹا کر کہتا ہے کہ ابا خدا کے لئے یہ سعادت مجھے حاصل کرنے دو کہ میں اپنا خون حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بازو کو دیکر اپنے اور اپنے تمام خاندان کے لئے باعث صد فخر اور اپنی اور اپنی سات پشتوں کے لئے موجب صد مغفرت بنوں۔ مگر باپ رو کر کہتا ہے کہ بیٹا تو میرا لخت جگر اور نور چشم ہے۔ مجھ بابر کا تو ہمایوں ہے۔ میں سب کچھ تجھ پر نثار کرنے کے لئے تیار ہوں مگر بیٹا اس سعادت میں ایثار کی گنجائش نہیں۔ یہاں تو مجھے ہی تو آگے جانے دے اور دیکھ بیٹا مجھے پیچھے دھکیل کر تو آگے نہ بڑھ دیکھ میں بوڑھا ہوں مجھے کب ایسے سعادت اندوز موقعے مل سکتے ہیں۔ تو جوان ہے بہت ممکن ہے کہ کسی اور خدمت کا تجھے موقع میسر آجائے۔ پھر تم دیکھو گے کہ وہ مخدرات (عورتیں) جن کے سایہ پر بھی غیر محرموں کی نظر نہیں پڑی منہ کھولے سر کے بال بکھیرے حشر کے میدان سے بھی زیادہ گھبراہٹ سے دیوانہ وار دوڑتی ہوئی آگے بڑھ کر رو رو کر اور خدا کا واسطہ دے دے کر کہہ رہی ہیں کہ مردو! تم تو ہمیشہ خدمتیں اور قربانیاں کرتے ہی ہو اس خدمت کا تو خدا کے لئے ہمیں ہی موقع دو اور ہمارے خون سے ہمارے ہاں ہمارے مسیح کے بازو کی طاقت کو قائم ہونے دو۔ کیسا شاندار نظارہ اور عشق کا کتنا عالی شان مظاہرہ ہے۔"

یہ ایک حقیقت ہے کہ جماعتی معاملات میں افراد کبھی بھی ترقی نہیں کر سکتے بلکہ کبھی زندہ نہیں رہ سکتے جب تک ان کا جڑ سے تعلق نہ ہو اور اس زمانہ میں اس جڑ سے تعلق پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ اخبار الفضل ہے۔ حضرت فضل عمر نے ایک دفعہ اپنی تقریر میں فرمایا۔

"پس جماعت کے دوستوں کو میں توجہ دلاتا ہوں اور گو پہلے بھی کئی دفعہ توجہ دلا چکا ہوں مگر معلوم ہوتا ہے۔ دوست میرے الفاظ کو رسمی سمجھتے ہیں۔ اور وہ خیال کرتے ہیں کہ میں اخبار کی امداد کا اعلان کر رہا ہوں حالانکہ میں اخبار کے فائدہ کے لئے نہیں بلکہ آپ لوگوں کے ایمانوں اور آپ کی نسلوں کے ایمانوں اور آپ کے ہمسایوں کے ایمانوں کے فائدہ کے لئے کہہ رہا ہوں۔ . . . انہیں اس غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہونا چاہیئے کہ میں الفضل کی تائید کے لئے کہہ رہا ہوں بلکہ میں یہ بات اس لئے کہہ رہا ہوں کہ تا آپ لوگوں کے ایمان مضبوط ہوں مخالف جب بھی حملہ کرتا ہے اس لئے کرتا ہے کہ وہ سمجھتا ہے میں بعض لوگوں کو ورغلا لوں گا۔ کیونکہ وہ سلسلہ کی تعلیم سے پوری طرح واقف نہیں۔ لیکن اگر جماعت پوری طرح سلسلہ سے وابستہ ہو اور جماعت کے عقائد اور تعلیمات سے اسے واقفیت ہو تو وہ حملہ کی جرأت نہیں کر سکتا۔ پس سلسلہ سے وابستگی کے لئے بھی اخبارات کی خریداری ضروری ہے تا ایسا نہ ہو کہ کوئی بھیڑیا حملہ کر کے کسی بھیڑ کو لے جائے۔ میں امید کرتا ہوں کہ جماعتوں کے سیکرٹری اپنی اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے اولین کوشش کریں گے کہ اخبار کے خریداروں میں اضافہ ہو تا کہ الفضل بغیر کسی تکلیف کے چل سکے۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۳۷ء)

اس ذمہ داری کو باحسن ادا کرنے کیلئے چند ایک ضروری ہدایات نظارت اصلاح وارشاد نے امراء صاحبان اور مربیان سلسلہ کو دی ہیں جس میں کہا گیا ہے کہ الفضل کی اشاعت کے لئے مندرجہ ذیل امور کی طرف خصوصی توجہ فرمائی جائے۔

(۱)۔ اس امر کا تفصیلی جائزہ لیا جائے کہ کس قدر الفضل کے خریدار پہلے سے موجود ہیں۔

(۲)۔ مزید کس قدر خریداروں کی گنجائش موجود ہے اور ان کو مؤثر رنگ میں اخبار کی خریداری کی طرف تحریک کریں۔

(۳)۔ کوشش فرمادیں کہ کوئی صاحب ثروت گھرانہ ایسا نہ ہو جہاں الفضل نہ آرہا ہو۔

(۴)۔ ایسے صاحب حیثیت اور مخیر احباب جو الفضل کے ایک سے زائد پرچے جاری کروا سکتے ہوں ان کو تحریک کریں کہ وہ مستحقین کے نام پرچہ جاری کروا کر صدقہ جاریہ کا ثواب حاصل کریں۔

(۵)۔ جو سالانہ قیمت ادا نہ کر سکتے ہوں وہ خطبہ نمبر سہ ماہی یا ششماہی چندہ بھی ادا کر کے پرچے لگوائیں۔

(۶)۔ ایسے احباب جن کے عزیز و اقارب بیرون ملک ہیں۔ ان کے نام پرچے جاری کروائیں یا ان کو تحریک کر کے اس کی اشاعت کی طرف توجہ دلائیں۔

(الفضل ۳۱ دسمبر ۱۹۸۸ء)

جماعت میں دو قسم کے طبقے ہیں ایک وہ جو الفضل کو اس لئے نہیں پڑھتے کہ اس میں اتنے اونچے اونچے اور گہرے مضامین ہوتے ہیں ان کے سمجھنے کی اہلیت ان کے اندر نہیں ہوتی۔ دوسرا طبقہ وہ ہے جو کہتا ہے کہ اس میں اتنے چھوٹے اور معمولی مضامین ہوتے ہیں کہ وہ اسے پڑھنا فضول اور تضیع اوقات سمجھتے ہیں حضرت فضل عمر ان سوالوں کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"یہ دونوں خیالات غلط ہیں حضرت امام ابو حنیفہ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ ان سے کسی نے پوچھا کہ آپ کو کبھی کوئی لائق استاد بھی ملا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے ایک بچے سے زیادہ کوئی نہیں ملا اس نے مجھے ایسی نصیحت کی کہ جس کے خیال سے میں اب بھی کانپ جاتا ہوں۔ اس بچے کو بارش اور کیچڑ میں دوڑتے ہوئے دیکھ کر میں نے اس سے کہا۔ میاں! کہیں پھسل نہ جانا۔ اس نے جواب دیا۔ امام صاحب! میرے پھسلنے کی فکر نہ کریں اگر میں پھسلا تو اس سے صرف میرے کپڑے ہی آلودہ ہوں گے مگر دیکھیں کہ کہیں آپ پھسل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہ جائیں۔ آپ کے پھسلنے سے ساری امت پھسل جائیگی۔ پس تکبر مت کرو اور اپنے علم کی بڑائی میں رسائل اور اخبار کو معمولی نہ سمجھو تو ہمیں وحدت پیدا کرنے کے لئے ایک خیال بنانے کے لئے ایک قسم کے رسائل کا پڑھنا ضروری ہے۔"

(الازھار لذوات الخمار ص ۲۷۱-۲۷۲)

الفضل کوئی معمولی اخبار نہیں ہے یہ وہ اخبار ہے جسکی ابتدا سیدنا حضرت فضل عمر نے استخارہ کے ساتھ ساتھ نہایت ہی خشوع و خضوع اور رقت بھری دعاؤں کے ساتھ کی تھی جو دعائیں اس موقع پر آپ نے کیں انہیں خود حضور نے اپنے قلم مبارک سے الفضل کے پہلے پرچہ میں شائع کروائی تھیں۔ یہ دعائیں پڑھنے کے قابل ہیں ذرا توجہ سے پڑھیں اور انہیں زیر لب دہراتے جائیں آپ فرماتے ہیں۔

" جس طرح حضرت نوح کی کشتی کے چلتے کے وقت اٹھتی ہوئی موجیں اور بڑھتی ہوئی لہریں اور جہازوں کو تباہ کر دینے والی آندھیاں اور راستہ بھلا دینے والی ظلمتیں ایک خطرناک نظارہ دکھا رہی تھیں اور ظاہری نظر سے دیکھنے والا انسان سمجھتا تھا کہ یہ کشتی اب گئی اور اب گئی۔ وہی حال اس اخبار (الفضل۔ ناقل) کا ہے اس لئے میں بھی اپنے ایک مقتدا اور راہ نما اپنے مولا کے پیارے بندے کی طرح اس بحر ناپائدار میں الفضل کی کشتی کے چلانے کے وقت اللہ تعالیٰ کے حضور بعد عجز و انکسار یہ دعا کرتا ہوں کہ . . . اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اور اسی کی برکت سے اس کا چلنا اور لنگر ڈالنا ہو۔ تحقیق میرا رب بڑا بخشنے والا اور رحیم ہے اے قادر مطلق خدا۔ اے میرے طاقتور بادشاہ۔ اے میرے رحمان و رحیم مالک۔ اے میرے رب میرے مولا میرے ہادی۔ میرے رازق۔ میرے حافظ۔ میرے ستار۔ میرے بخشنہار جس کے ہاتھوں میں زمین و آسمان کی کنجیاں ہیں اور جس کے اذن کے بغیر ایک ذرہ اور ایک پتہ نہیں ہل سکتا۔ جو سب نفعوں اور نقصانوں کا مالک ہے جس کے ہاتھ میں سب چھوٹوں اور بڑوں کی پیشانیاں ہیں جو پیدا کرنے والا اور مارنے والا ہے جو مار کے پھر جلائے گا اور ذرہ ذرہ کا حساب لیگا جو ایک ذلیل بوند سے انسان کو پیدا کرتا ہے جو ایک چھوٹے سے بیج سے بڑے بڑے درخت اگاتا ہے۔ ہاں اے میرے دلدار میرے محبوب خدا تو دلوں کا واقف ہے اور میری نیتوں اور ارادوں کو جانتا ہے۔ میرے پوشیدہ رازوں سے واقف ہے میرے حقیقی مالک میرے مولیٰ تجھے علم ہے کہ محض تیری رضا حاصل کرنے کے لئے اور تیرے دین کی خدمت کے ارادہ سے یہ کام میں نے شروع کیا ہے۔ تیرے پاک رسول کا نام بلند کرنے اور تیرے مامور کی سچائیوں کو دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے یہ ہمت میں نے کی ہے تو میرے ارادوں کا واقف ہے۔ میری پوشیدہ باتوں کا رازدار ہے۔ میں تجھی سے اور تیرے پیارے چہرہ کا واسطہ دیکر نصرت و مدد کا امیدوار ہوں تو جانتا ہے کہ میں کمزور ہوں۔ میں ناتواں ہوں۔ میں ضعیف ہوں۔ میں بیمار ہوں۔ میں تو اپنے پہلے کاموں کا بوجھ بھی نہیں اٹھا سکتا۔ پھر یہ اور بوجھ اٹھانے کی طاقت مجھ میں کہاں سے آئے گی۔ میری کمر تو پہلے ہی خم ہے یہ ذمہ داریاں مجھے اور بھی کبڑا کر دینگی ہاں تیری ہی نصرت ہے جو مجھے کامیاب کر سکتی ہے صرف تیری ہی مدد سے میں اس کام سے عہدہ برآ ہو سکتا ہوں۔ تیرا ہی فضل ہے جس کے ساتھ میں سرخرو ہو سکتا ہوں اور تیرے ہی رحم سے میں کامیابی کا منہ دیکھ سکتا ہوں۔ . . . . . اے میرے مولیٰ اس مشتِ خاک نے ایک کام شروع کیا ہے۔ اس میں برکت دے اور اسے کامیاب کر۔ میں اندھیروں میں ہوں تو آپ ہی راستہ دکھا۔ لوگوں کے دلوں میں الہام کر کہ وہ الفضل سے فائدہ اٹھائیں اور اس کے فیض کو لاکھوں نہیں کروڑوں تک وسیع کر اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی اسے مفید بنا۔"

(الفضل ۱۸ جون ۱۹۱۳ء)

بس ہمیں حضرت فضل عمر بانی الفضل کی ان دعاؤں کے نتیجہ میں الفضل کی اشاعت و ترویج اور اسکی ترقی و بہبود کے لئے اپنا تن من دھن نثار کر دینے کیلئے تیار ہونا چاہئے تاکہ جلد تر وہ پورا ہو جس کے متعلق سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ فرماتے ہیں

" الفضل جس صبح صادق کا پیغام لیکر آج آپ کے ہاتھوں تک پہنچا ہے اللہ تعالیٰ اسے جلد تر روز روشن میں تبدیل فرما دے اور تمام دنیا اللہ تعالیٰ کی توحید اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت کے نور سے روشن ہو جائے۔"

(الفضل ۲۸ نومبر ۱۹۸۶ء)

اے اللہ تو ہمیں بھی ان دعاؤں میں حصہ دار بنا اور ان کے مطابق ہمیں اپنی ذمہ داریاں نبھانے کی توفیق عطا فرما تا کہ تیرے دین کا سارے جہان میں بول بالا ہو۔

کمیونسٹ انقلاب سے پہلے کا چین

چین میں کمیونسٹ انقلاب آنے سے پہلے چین کی مذہبی حالت کیا تھی اس کا مطالعہ یقیناً دلچسپی کا حامل ہوگا۔ ایک احمدی مجاہد نے ۱۹۳۵ء کے الفضل ۲۰ جون کے شمارہ میں چین کے مذہبی اور معاشرتی حالات کے عنوان سے ایک مضمون تحریر کیا جو قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔ ذرا غور کیجئے کہ اسوقت عیسائیت کس درجہ قوت میں تھی۔ اللہ تعالیٰ اس ملک میں بھی جلد از جلد اپنی توحید کا نور پھیلا دے

ادارہ

ہانگ کانگ کے ایک مسافر خانہ میں میں ٹھہرا ہوا ہوں۔ اگرچہ مسافر خانہ چھوٹا سا ہے لیکن صاف ستھرا اور تمام ضروریات موجود ہیں۔ مہتمم صاحب نے ازراہ مہربانی مجھے الگ کمرہ دیدیا ہے۔

اس علاقہ میں عیسائی چرچ رومن کیتھولک پروٹسٹنٹ۔ سکاٹ لینڈ۔ آئرلینڈ۔ امریکہ اور انگلستان وغیرہ کے انفرادی اور اجتماعی طور پر عیسائیت پھیلانے میں مصروف ہیں۔ کئی مقامات پر ان کے بکڈپو موجود ہیں۔ چند سال سے بائبل اور اس کے حصص کی اشاعت انڈو چائنا کو ملا کر ۱۰ لاکھ سالانہ ہے۔ جو کہ تمام دنیا کی اشاعت کا ایک تہائی ہے۔ ۱۲۵ سال میں دس کروڑ سے زائد اشاعت ہو چکی ہے۔ اس ملک میں بائبل کی اشاعت کی ابتداء ۱۸۱۲ء سے ہوئی۔ ۱۸۲۳ء میں پہلا ترجمہ شائع ہوا۔ اور اب تک چین کی بیسیوں زبانوں میں انجیل تورات اور اسکے مختلف حصص کے ترجمے ہو چکے ہیں۔ اندھوں کے لئے بھی تین زبانوں میں انجیل چھپ چکی ہے۔

بائبل قیمتاً ۵،۰۰۰ کے قریب فروخت ہوئی۔ لیکن یہ تعداد آج سے آٹھ سال قبل ....۲ کے قریب تھی۔ عیسائیوں نے ہسپتال سکول۔ کوڑھیوں کے وارڈ جاری کئے ہوئے ہیں۔ زراعت میں بھی امداد دیتے ہیں۔ قومی تحریکات میں بھی حصہ لیتے ہیں۔ گویا ہر طرح اپنے آپ کو چینیوں کے ہمدرد ظاہر کرتے ہیں۔ مغربی تمدن کو برا بھلا بھی کہتے ہیں۔ نوجوان ان کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ اسی طرح عوام بھی جن میں افلاس زیادہ ہے ان کی طرف متوجہ ہیں۔ سرکاری افسران عیسائیوں سے اچھا سلوک کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ جیلوں اور ہسپتالوں میں جاکر بھی عیسائیت پھیلاتے ہیں۔ پادریوں کو یہ میدان بہت ہی امید افزا معلوم ہوتا ہے۔ جس کی ایک وجہ یہ ہے کہ کسی مذہب کے لوگ ان کا مقابلہ نہیں کر رہے۔

ہانگ کانگ میں عیسائیوں کے مرکز اور سکول وغیرہ میں تعلیم یافتہ اور خوشحال چینی زیادہ تر یہیں پائے جاتے ہیں۔ اس طبقہ میں چونکہ مغربیت پھیل رہی ہے۔ اس لئے یہ لوگ عیسائیت بھی اختیار کر رہے ہیں۔ کینٹن شہر کی آبادی ساڑھے چار لاکھ سے زائد ہے۔ مسلمان بمشکل پانچ ہزار ہوں گے۔ پادری ملک کا جس طرف میلان دیکھتے ہیں۔ اس کے مطابق کسی نہ کسی طریق سے مدد کرتے رہتے ہیں۔

بدھ مذہب والے بالکل بے حس و حرکت ہیں۔ ان کا کوئی لیڈر نہیں۔ ایک طبقہ میں کچھ جوش اٹھتا ہے مگر پھر دب جاتا ہے کینٹن میں جب ان کا لامہ گیا۔ تو حکومت نے خاطر و مدارات کی اور کچھ مندر تعمیر کروائے کینفیوشسز کا بھی یہی حال ہے۔ وہ ان کی دیکھا دیکھی اٹھے۔ گورنمنٹ نے کچھ ان کی بھی حوصلہ افزائی کر دی ہے۔ ساتھ ہی اس کے بتوں کی پوجا سے روکا بھی جاتا ہے۔

منظم لوگ جو ایک مقصد کو لیکر متحد کام کر رہے ہیں وہ پادری ہیں۔ جنرل چیانگ کائی شک نے ایک تحریک بیداری جاری کی ہے۔ جس کا نام نئی زندگی کی تحریک ہے۔ اس تحریک کا موٹو یہ ہے کہ لی ای Lien Chih یعنی ادب اور احترام محبت اور صداقت کیریکٹر کی مضبوطی اور عالی ہمتی ملک میں افلاس بدامنی لامذہبیت مایوسی روبہ ترقی ہے۔

اس وقت نیشنلزم، روایات کی پرستش توہمات۔ جدید روشنی کی تحریکات اور جنرل چیانگ کائی شک کی نئی تحریک ملک میں اپنا اپنا اثر اور قبولیت پیدا کر رہی ہیں بدھ مذہب سے تعلیم یافتہ طبقہ بیزار ہو چکا ہے۔ پادریوں کی چکنی چپڑی باتوں میں آکر پھنس جاتا ہے۔ دوسری طرف گناہ کی اہمیت جتانے کا احساس پیدا ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر سن یاسن کو قومی ہیرو اور مقتدا سمجھا جاتا ہے اور اس کے اصول کنفیوشس اور Mongtse کے اصول کا نچوڑ بتائے جاتے ہیں۔ نوجوان محض اس لئے بھی عیسائیت قبول کر لیتے ہیں کہ ان میں جوش ہے اور وہ کسی نئی چیز کی تلاش میں ہیں۔ غربا میں عیسائی sun carpenter sun وغیرہ کی قسم کے الفاظ استعمال کر کے یسوع مسیح کی طرف لوگوں کو مائل کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچوں کا کالم

نونہالانِ جماعت

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے اور آپ پہ اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی خوش قسمت ہیں حال ہی میں حضرت امام جماعت احمدیہ نے والدین کو نصیحت فرمائی ہے کہ وہ اپنے بچوں کے لئے بہت دعائیں کریں۔ اور مجھے یقین ہے کہ اس نصیحت کے بعد والدین واقعی پہلے سے بڑھ کر اپنے بچوں کے لئے دعائیں کرتے ہوں گے۔ والدین کی دعائیں آپ نے سنا ہوگا۔ کہ اپنے بچوں کے حق میں بہت قبول ہوتی ہیں۔ اور سعادت مند بچوں کو اس بات کا احساس بھی بہت ہوتا ہے۔ امتحان پاس کریں یا کوئی انعام جیتیں یا اچھی کھیل کھیل کر لوگوں کا دل خوش کریں تو کہتے ہیں کہ یہ اللہ کا فضل ہے اور والدین کی دعائیں ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ والدین خصوصی دعائیں بھی کرتے ہیں اور عمومی بھی۔

اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ کس کے لئے کونسی بات اچھی ہے۔ بس ان عمومی دعاؤں کو قبول کرتا ہوا اللہ تعالیٰ بہت کچھ عطا کر دیتا ہے۔

● ایک خوشی کی بات یہ ہے کہ بچوں کے مضامین آنے شروع ہو گئے ہیں لیکن اس سلسلہ میں ایک بات کہنے والی ہے۔ مضمون ہوتے ہیں تین طرح کے۔ ایک تو وہ جو خود لکھا جائے۔ اس کے الفاظ یا فقرے چاہے غلط ہی کیوں نہ ہوں دوسرا وہ مضمون جو کہیں سے نقل کر کے بھیج دیا جائے اور اصل مضمون نگار کی بجائے اپنا نام لکھ دیا جائے یہ سوچ کر کہ کسی کو کیا پتہ چلیگا کہ یہ مضمون کسی اور کا ہے اور تیسرا وہ مضمون جو کسی کو عنوان دے کر اس سے لکھوا لیا جائے اور پھر اپنا نام لکھکر شائع ہونے کے لئے بھیج دیا جائے۔ ہاں یاد آیا ایک چوتھی قسم بھی ہے۔ وہ ہے ایسا مضمون کہ لکھا تو خود ہے البتہ کسی کو دکھا لیا ہے اور کوئی کوئی غلطی جو رہ گئی تھی وہ درست کروالی ہے۔

آپ ہمیں ایسے مضامین بھیجیں جو آپ نے خود لکھے ہوں یا لکھ کر کسی حد تک درست کروائے ہوں۔ یہی وہ طریق ہے جس سے آپ کل کے اچھے لکھنے والے بن سکتے ہیں اس بات کو مدنظر رکھ کر آپ ہمیں مضمون بھیجیں گے تو صحیح معنوں میں ہمارا دل خوش ہوگا۔

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جو کچھ اس کالم میں چھپتا ہے اس کے متعلق آپ ہمیں لکھیں اس سے یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ آپ اس کالم میں کتنی دلچسپی لیتے ہیں۔

● کیا آپ دین کی باتیں معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیا آپ اطفال الاحمدیہ کے اجلاس میں شریک ہوتے ہیں اور وہاں جو کچھ سکھایا جاتا ہے وہ یاد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کسی مقابلے میں بھی حصہ لیتے ہیں یا نہیں کیا آپ کے پاس وہ کتابیں ہیں جو خدام الاحمدیہ نے اطفال کے لئے شائع کی ہوئی ہیں اگر ان میں کوئی مشکل بات ہو تو اپنے ابو یا امی سے مزید پوچھیں کیا آپکو درثمین یا کلام محمود کی کوئی نظم یاد ہے۔ یا کوئی ایک شعر ہی۔

ہم آپکو درثمین کا ایک شعر بتاتے ہیں آپ اسے یاد بھی کریں اور اس کے معنی بھی اچھی طرح سمجھ لیں۔

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولا سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

نصرت کے معنی ہیں مدد۔ در کے معنی دروازہ۔ باقی تمام الفاظ تو آسان ہی ہیں۔ شعر کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کبھی ایسے لوگوں کی مدد نہیں کرتا جو گندے ہوں۔ یعنی جو جھوٹ بولتے ہوں بد دیانت ہوں۔ لوگوں سے اچھا سلوک نہ کرتے ہوں اور خدا اور اس کے رسول کی باتیں نہ مانتے ہوں۔ اور جو اس کے نیک بندے ہیں۔ وہ ہمیشہ اس کی حفاظت میں رہتے ہیں اور انہیں وہ کبھی ضائع نہیں کرتا۔ دشمن کو کبھی موقعہ نہیں دیتا کہ ان کا نام و نشان مٹا دیں۔ وہ انہیں جان سے بھی مار دیں تو یہ نیک بندے اللہ تعالیٰ سے اجر پاتے ہیں اور ان کا نام نیک نامی کے ساتھ یاد رکھا جاتا ہے۔

دیکھئے یہ ایک شعر ہی ہماری زندگی کو سنوارنے میں ہماری مدد کر سکتا۔ ہم گندے نہ بنیں۔ نیک بن جائیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

(نسیم سیفی)

حضرت صوفی غلام محمد صاحب

مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب

حضرت صوفی صاحب موصوف کے ساتھ مجھے ۴۴-۱۹۴۳ سے (جب وہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں بطور ٹیچر احمدیہ ہوسٹل لاہور سے تبدیل ہو کر آئے) ۱۹۵۶ تک جب تک وہ ریٹائرمنٹ کی عمر کو نہ پہنچ گئے۔ سکول میں کام کرنے کا موقع ملا۔ وہ واقفِ زندگی تھے۔ اور وقف کی حقیقی روح کے ساتھ سلسلہ کی خدمت کرتے رہے قادیان آکر انہیں تحریک جدید کے ہوسٹل کا حضور کے حکم سے پہلا سپرنٹنڈنٹ بننے کا شرف حاصل ہوا۔ سیدنا حضرت فضل عمر ان کی نیکی اور پرہیزگاری اور سلسلہ کی خدمت کے جذبہ سے اسقدر متاثر تھے کہ جس روز حضرت صوفی صاحب سکول سے ریٹائر ہوتے حضور نے اسی روز یکم مئی ۱۹۵۶ء کو صدر انجمن میں انہیں بطور ناظر المال مقرر فرما دیا۔ اور اس خدمت پر وہ اپنے آخری سانس تک مامور رہے۔ اور اپنے فرائض منصبی کو جانفشانی اور نہایت ذمہ داری کے ساتھ سر انجام دیتے رہے۔ آپ اوّلین واقفین میں سے تھے۔ جہاں کہیں بھی لگائے گئے پوری لگن اور محنت سے کام کیا۔ اطاعت شعار۔ دعاگو۔ عابد۔ بے لوث رحمٰن خدا کے بندوں کا جیتا جاگتا نمونہ تھے۔ ان کا ایک ہی بیٹا ہے مبارک مصلح الدین احمد۔ جسے انہوں نے وقف کر دیا۔ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد وہ بھی اپنے مخلص باپ کی طرح سلسلہ کی خدمت میں جت گئے۔ باپ بیٹا ریاضی کے ماہر تھے۔ اس لئے دونوں ہی مالیات کے محکموں سے منسلک رہے۔ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کا بجٹ سال ہا سال تک باپ بیٹا ہی پیش کرتے رہے۔ باپ کی اپنے بیٹے کے حق میں کی گئی دعائیں رنگ لائیں۔ اور باپ کی زندگی میں ہی نہیں اسکے بعد بھی بیٹے کی خدمات مقبول ہوئیں۔ باپ نے اپنی زندگی سلسلہ کے لئے وقف کی تھی۔ اور جس گذارہ پر اور جس خدمت پر بھی متعین ہوتے اسے فلاح دارین کا ذریعہ بنایا۔ اللہ تعالیٰ کسی کا قرض نہیں رکھتا۔ بلکہ ہر نیکی کا کئی گنا ثواب دیتا ہے۔ حضرت صوفی غلام محمد صاحب کی خدمت اور ان کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے ان کے بیٹے کو بھی نوازا۔ اور خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائی۔ یہی نہیں۔ ان کے پوتے پوتیوں کو بھی اپنے فضل و کرم سے کامیابی عطا فرمائی۔ حضرت صوفی صاحب کو قرآن کریم سے عشق تھا۔ بیشتر حصہ حفظ تھا۔ اور یہی جذبہ اپنے بیٹے اور اس کی اولاد کو منتقل کیا۔ دین حق سے مکمل وابستگی اور اس پر اپنی زندگی میں پورے لوازمات کے ساتھ عمل کرنا ان کی اولاد کا شیوہ بن گیا بچے ہر لحاظ سے کامیاب ہو رہے ہیں۔ اور بچیوں نے اپنی عملی زندگی میں دین کی تعلیم در بارہ پردہ پورے لوازمات کے ساتھ اپنا کر پاکستان میں ایک مثال قائم کر دی ان کی بچی جس نے حال ہی میں اوّل پوزیشن حاصل کر کے ایم ایس سی کی ہے۔ اس نے اس پورے تعلیمی دور میں پڑھائی اور کھیل کے ہر شعبہ میں پردہ کر کے۔ دنیا سے اس حقیقت کو منوا لیا ہے کہ پردہ کسی میدان میں بھی ترقی کے راستہ میں حائل نہیں ہوتا آج ان کے بزرگ دادا کی روح کسقدر خوش ہو رہی ہو گی کہ اس کی اولاد دینِ حق کی تعلیم کو رائج کرنے کا ذریعہ بن رہی ہے!

"سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو۔ نہ ان کی تحقیر۔ عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔ اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو۔ اور تقویٰ اختیار کرو۔"

اس قدر توبہ استغفار کرو کہ گویا مر ہی جاؤ تا وہ حلیم خدا تم پر رحم کرے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلانِ نکاح

عزیزم اقبال احمد ظفر صاحب ابن مکرم شیخ سبحان علی رحمان پورہ لاہور کا نکاح ہمراہ عزیزہ بشریٰ امیر صاحبہ بنت مکرم چوہدری امیر احمد صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ پچیس ہزار حق مہر پر مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل المال (ثانی) ربوہ نے مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۸۹ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں پڑھا احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں اور سلسلہ کے لئے بھی بہت مبارک اور بابرکت کرے۔

منیر احمد عارف استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ

درخواستِ دعا

متعدد احباب نے دعاؤں کے اعلانات ارسال فرمائے ہیں۔ جو مندرجہ ذیل ہیں۔

• مکرم چوہدری محمد شریف صاحب آف میانوالی خانانوالی اور ان کی اہلیہ محترمہ بیمار ہیں۔

• مکرم مسعود احمد صاحب خورشید (کراچی) کی اہلیہ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ کا عرصہ دو ماہ سے گردے کی پتھری شعاعوں کے ذریعہ نکالنے کیلئے آغا خان ہسپتال کراچی میں علاج ہو رہا ہے اب تیسری مرتبہ ۲۸ر فروری کو ہسپتال میں داخل ہونگی اور لیتھوٹرپسی LITHOTRIPSY ہو گی۔

• مکرم نصیر الرحمٰن صاحب ناصر سنوری (لاہور) کی والدہ محترمہ حمیدہ حفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم حکیم حفیظ الرحمٰن صاحب سنوری کچھ عرصہ سے بیمار ہیں اور آجکل لاہور میں زیرِ علاج ہیں۔ اسی طرح نصیر الرحمٰن صاحب خود بھی بعض عوارض میں مبتلا ہیں۔

• مکرم میاں خیر محمد صاحب احمدی آف ڈیرہ غازی خاں کا بڑا بیٹا تقریباً ۳ ہفتہ سے گردے کی تکلیف کی وجہ سے بہت بیمار رہے۔

• محترمہ راشدہ مجید احمد خان صاحبہ کے بچے مختلف کلاسوں کے امتحان دے رہے ہیں۔

• مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب ورکس آف قیام پور ورکاں نے درخواست کی ہے کہ احباب انکے بیٹے مکرم ممتاز احمد صاحب ورک کیلئے (جن کا دو سال قبل بیٹا فوت ہو گیا تھا) دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اولاد کی نعمت عطا فرمائے۔ نیز اللہ تعالیٰ انہیں وقف کے تقاضے پورے کرنے کی توفیق دے۔ مکرم ممتاز صاحب آجکل گیمبیا میں خدمات بجا لا رہے ہیں۔

• خاکسار کے بیٹے منصور احمد نے چار سال اور دس ماہ کی عمر میں قرآن مجید ناظرہ مکمل پڑھ لیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس ننھے بچے کے ذہن کو بہت روشن کرے اور علمی و عملی میدان میں ترقیات عطا فرمائے۔

(مبارک احمد ضیاء۔ ربوہ)

• محترمہ احمد بی بی صاحبہ زوجہ بابو برکت اللہ صاحب گردے میں پتھری اور شدید چکروں کی وجہ سے بیمار ہیں۔

• مکرم رانا عبد الغنی صاحب کارکن ضیاء الاسلام پریس کی پھوپھی محترمہ سروری بیگم صاحبہ (اہلیہ رانا عبد الغفور صاحب محافظ خاص) کا فضل عمر ہسپتال میں پیٹ کا اپریشن ہوا ہے۔

• مکرم کرامت اللہ فضل صاحب معلّم وقف جدید (مقیم شادیوال ضلع گجرات) کا چھوٹا بچہ عزیزم عطاء القدوس مبارک احمد (جو وقف نو کا مجاہد ہے) بوجہ کھانسی اور سینہ میں خرابی کے بیمار رہتا ہے۔

احباب کی خدمت میں ان سب کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

• خاکسار کے بڑے بھائی مکرم ماسٹر فضل الدین صاحب طارق آف کنری سندھ مورخہ ۱۴/۲/۸۹ بروز منگل بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ پورے خاندان میں نمایاں خادم دین اور داعی الی اللہ تھے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔

تمام احباب جماعت اور خاندان حضرتِ اقدس سے موصوف کی بلندی درجات نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

فضل احمد صدر جماعت عثمانوالہ ربوہ

• مکرم ناصر احمد صاحب زعیم انصار اللہ تلونڈی موسیٰ خاں کی والدہ محترمہ رسول بی بی صاحبہ (زوجہ ہدایت اللہ صاحب) قضائے الٰہی سے ۱۰ر فروری کو وفات پا گئیں۔ موصوفہ اپنے گاؤں کی لجنہ اماء اللہ کی صدر بھی تھیں۔

• مکرم علی محمد صاحب آف کھماچوں (جو مکرم صابر احمد صاحب آف جھنگ صدر کے والد تھے) مورخہ ۶ر فروری کو ۸۴ سال کی عمر میں وفات پا گئے موصوف موصی تھے۔

اگلے روز جنازہ ربوہ لایا گیا۔

بہشتی مقبرہ میں تدفین سے پہلے مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب شریک ہوئے آپ پیدائشی احمدی تھے اور احمدیت کے فدائی تھے۔ جہاں جہاں بھی رہے جماعتی خدمات کے لیے کوشاں رہے۔ موصوف نے اپنے پیچھے دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔ احباب ان سب کی بلندی درجات کے لیے دعا کریں۔

ہماری اعلیٰ لذات
ہمارے خدا میں ہیں

سائیکل ملی ہے!

ایک عدد سائیکل کبڈی ٹورنامنٹ کے دوران کبڈی کی گراؤنڈ سے ملی ہے جس بھائی کی ہو نشانی بتا کر ناصر ہوسٹل کے گیٹ کیپر سے حاصل کر سکتا ہے۔

دل کے دورے کا علم

ایک روسی سرکاری جریدے کا کہنا ہے کہ مروجہ الیکٹرو کارڈیوگراف ELECTRO CARDIO GRAPH کے ذریعے ڈاکٹر ہمیشہ یہ واضح نہیں کر سکتے کہ مریض کو دل کا دورہ پڑا تھا اس شدید بیماری کی غیر واضح شکلوں میں صحیح تشخیص محض معائنے کے خصوصی طریقوں سے کی جا سکتی ہے۔ آذربائی جان کے ریاستی طبی انسٹی ٹیوٹ نے اس مقصد کیلئے ایک انوکھا تشخیصی آلہ ڈیزائن کیا ہے۔ اس کام کے رہنما پروفیسر یعقوب کدروف نے ہمیں بتایا۔ تجربات سے پتہ چلا کہ دل کے دورے کے بیمار اور تندرست لوگوں کے خون کے برقی اشارے مختلف ہوتے ہیں۔ اس پر نیا طریقہ مبنی ہے۔ ایک چھوٹے برتن میں جس میں الیکٹروڈ لگے ہوتے ہیں بیمار کا ۳ ملی لیٹر خون بھر دیا جاتا ہے۔ اور الیکٹرانک والٹ میٹر کے ذریعے اس کی خصوصیات معلوم کی جاتی ہیں بیمار اور تندرست لوگوں کے اشاروں پر مرتب کی ہوئی جدولوں پر معلومات ملا کر تشخیص کی جاتی ہے دل کے دورے کی بیماری کا علاج کرنے کے لئے لیمفاٹک نظام (LYMPHATIC) کی سرگرمی معمول پر لانا ضروری ہے۔ آذربائی جان کے ڈاکٹر تجربات کے پورے سلسلے کے ذریعے ادویات کا معقول مجموعہ تشکیل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ جو لیمفا کے جمنے کی صلاحیت پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ دل کے سخت دورے کی صورت میں ادویات کا مذکورہ مجموعہ شفا بخش ہوتا ہے۔

صدقات تقدیر کو بدل دیتے ہیں

فضل عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کیلئے صدقہ کی تحریک

حضرت بانیٔ سلسلہ فرماتے ہیں:۔ "اگر کوئی تقدیر معلق ہو تو دعا اور صدقات اس کو ٹلا دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس تقدیر کو بدل دیتا ہے۔"

فضل عمر ہسپتال خدمت خلق کی قابلِ رشک تاریخ کا مالک ہے۔ ہزاروں لوگ یہاں احباب کرام کے عطیات سے مفت شفا پاتے ہیں۔ اس ہسپتال کے مستحق مریضوں کے لئے صدقہ کی رقوم ارسال فرما کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

بُرے آدمی سے نفرت نہ کریں اس کی برائی سے نفرت کریں۔ اور پیار اور محبت کے ساتھ اس کی برائی کو دور کریں۔

اس پر غصہ کا اظہار ہرگز نہ کریں اس کے لئے اپنے دل میں درد پیدا کریں۔ یہی اصلاح کا بہترین طریق ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افریقہ میں تبدیلیوں کی ہوائیں قوت پکڑ رہی ہیں

افریقہ جماعت احمدیہ کے لئے خصوصی دلچسپی کا باعث رہا ہے۔ سیدنا حضرت فضل عمر نے اس صدی کی دوسری دہائی میں جب احمدی مربیان کو روانہ فرمایا تو ہزاروں افریقی باشندوں نے بے ساختہ انہیں خوش آمدید کہا اور غانا، نائیجیریا، سیرالیون میں جماعتیں قائم ہو گئیں۔ اور اب گذشتہ سال حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے افریقہ کا جو دورہ کیا ہے اس کے نتیجے میں افریقہ کی خدمت کے لئے جماعت احمدیہ ایک نئے جوش و جذبہ سے سرگرم عمل ہو رہی ہے۔ حضور کے منصوبوں میں بے شمار احمدی دن رات افریقہ کی خدمت میں مصروف ہیں۔ زیر نظر مضمون جو ایک فیچر کا ترجمہ ہے افریقہ کے بارے میں تازہ صورت حال جاننے میں ممد ثابت ہو سکتا ہے۔

(ادارہ)

اگرچہ ۱۹۸۸ء کے واقعات اس بات کی نشان دہی کر رہے ہیں کہ براعظم افریقہ میں ایک امن اور سیاسی استحکام کا دور شروع ہونے والا ہے۔ اور اگر توپ و تفنگ کی آوازیں دور دراز علاقوں میں پھیلے ہوئے جنگ کے میدانوں میں بند بھی ہو جاتیں۔ اور ان ممالک کے فرمانروا باغی پارٹیوں اور گوریلا فوجوں کی طرف امن کے پیغامات بھیجنے شروع بھی کر دیں پھر بھی مسلسل گرتی ہوئی معیشتیں خشک سالی۔ قحط اور بھوک۔ سیلاب اور بیماریوں کے کم ہونے کے کوئی آثار دکھائی نہیں دیتے۔

۱۹۶۰ کی دہائی کے بعد جب برطانیہ کے وزیر اعظم ہیرلڈ میکملن نے تبدیلیوں کی ہواؤں کا ذکر کیا تھا تو یورپین نوآبادیاتی ملکوں نے پسپائی اختیار کر لی تھی۔ اور بغیر کسی قسم کے انقلاب کے نئی اور خود مختار حکومتیں قائم ہو گئی تھیں۔

اس کے بعد ۱۹۸۸ء ایک غیر معمولی سال تھا۔ ۱۳، سالہ جدوجہد کے بعد جنوبی افریقہ کی حملہ آور فوج کے انخلاء سے جنگ سے تباہ شدہ ملک انگولا کے لئے ممکن ہو گیا ہے کہ مغربی ممالک کی حامی یونیٹا تحریک سے اپنے اختلافات نبٹا کر اپنے ملک کی خانہ جنگی کو ختم کر سکے۔

زیمبابوے میں گورنمنٹ کے صرف ۱۱۴، باغیوں نے ۶، سال کے دہشتناک دور کے بعد گورنمنٹ کی طرف سے دی گئی عام معافی قبول کرنے اور واپس اپنی کواپریٹوز میں کام پر جانے سے ملک کے مغربی حصہ کو امن و سکون حاصل ہوا ہے۔

چاڈ اور لیبیا مشترک سرحد پر ۱۱۰۰۰۰ ہیکٹر صحرا کے ٹکڑے کی ملکیت کے جھگڑے پر ایک ٹیکنیکل قسم کی جنگ لڑنے کے بعد اب یہ ملک سفارتی تعلقات بحال کرنے پر رضامند ہو گئے ہیں۔

براعظم کے دوسرے سرے پر آخرکار جنوبی افریقہ نے اپنے ہمسایہ موزمبیق کے ساتھ ۱۹۸۴ء میں کئے گئے ایک متنازعہ معاہدہ عدم جارحیت کے نتیجہ میں موزمبیق کی فوج کے لئے لکھوکھا ڈالر غیر مہلک قسم کی فوجی ضروریات کی اشیاء کی شکل میں دے دیئے۔ ان اشیاء کی موزمبیق کو اپنے دائیں بازو کے باغیوں کے ساتھ ہونے والی جنگ میں ضرورت تھی۔

سوڈان کے جنوب میں گورنمنٹ اور عیسائیوں اور باغیوں کے درمیان لڑی جانے والی جنگ کے خاتمے کی امید بھی کی جا رہی ہے۔

ایتھوپیا صومالیہ اور موزمبیق کی حکومتیں بھی گوریلا گروپس کے ساتھ تصفیہ کی کوششوں میں مصروف ہیں۔

نائیجیریا۔ برکینا فاسو۔ نائیجر سینی گال۔ یوگنڈا۔ برونڈی۔ گنی اور ساؤتومے اور پرنسپے کے جزیروں کے لیڈروں نے یا تو اپوزیشن گروپس سے اپنے اختلافات دور کرنے کی کوشش کی ہے یا آئینی اصلاحات کی طرف پیش رفت کی ہے۔

کینیا۔ سینی گال۔ کیمرون۔ زیمبیا اور مالی میں الیکشن ہونے کے باوجود صحرا کے نیچے واقع کسی بھی افریقن ملک میں حکومت کی تبدیلی نہیں ہوتی۔ صرف سینی گال میں پریذیڈنٹ ابدو ڈوف ABDOU DIOUF کی کثیر الجماعت جمہوریت ہی نے اپوزیشن کو اپنے نمائندے کھڑے کرنے کی اجازت دی۔ اس کے علاوہ دوسرے تمام ملکوں میں جمہوریت کے طور طریقوں سے حقارت اور نفرت کا اظہار کیا گیا۔ بینن۔ لائبیریا ساؤتومے اور پرنسپے یوگنڈا۔ زیمبیا اور زنجبار (جو کہ تنزانیہ کی ایک فیڈرل حکومت ہے) میں انقلاب لانے یا انقلابی سازشیں کرنے کی کوششیں کی گئیں۔

جمہوری طرزِ عمل کا جنوبی افریقہ میں بھی گذر نہ ہو سکا۔ جہاں سفید فام انتظامیہ نے افریقن نیشنل کانگرس کے لیڈر نیلسن منڈیلا کو قدم بہ قدم رہا کرنے کا طریقہ اختیار کئے رکھا۔ اور قدامت پسند میونسپل اداروں نے نسلی قوانین کو دوبارہ لاگو کر دیا جس سے سیاہ فام لوگوں کو پبلک آسائشوں سے محروم کر دیا گیا۔

کینیا میں پریذیڈنٹ ڈینیل ارپ موئی کی پارلیمنٹ نے کسی مزاحمت کے بغیر ایک قانون منظور کیا جس کی رو سے کسی شخص کو بغیر مقدمہ چلائے ۲۴، گھنٹے کی بجائے دو ہفتے تک نظر بند رکھا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کے اختیارات میں عدلیہ کو برطرف کرنے کا بھی اضافہ کر دیا گیا ہے۔

اسی سال زیمبیا کے پریذیڈنٹ کینتھ کونڈا نے اپنی ۲۵، سالہ پرانی حکومت پر اپنی گرفت اور زیادہ مضبوط کر لی ہے۔ وسطی افریقہ کے ملک برونڈی میں دہشت کی لہریں جو پیدا ہوئیں۔

۱۹۷۲ء کے بعد جبکہ ۱۰۰۰۰۰ ایک لاکھ لوگ مارے گئے تھے۔ ایک چھوٹے مگر طاقتور ٹٹسی قبیلے اور تعداد میں کہیں زیادہ ہوٹو قبیلے میں پھر فسادات پھوٹ پڑے۔ جس میں دو ہفتوں میں تقریباً ۵۰۰۰، ہزار لوگ کام آئے جس میں زیادہ تعداد ہوٹو قبیلے کے لوگوں کی تھی۔

نمیبیا کا صحرائی علاقہ جو کہ جنوبی افریقہ کے ساتھ ملحق ہے اور جس پر جنوبی افریقہ کا کنٹرول ہے۔ اس کے متعلق جنوبی افریقہ۔ انگولا۔ کیوبا امریکہ کے مابین ۱۳، دسمبر کو ہونے والے معاہدہ کے تحت اقوام متحدہ نے ۱۰، سال پہلے ایک ریزولیشن پاس کیا تھا۔ اپریل ۱۹۸۹ء میں اس ریزولیشن پر عمل درآمد کے لئے حالات سازگار معلوم ہوتے ہیں اس کے نتیجہ میں ۱۹۹۰ء میں افریقہ کی ۵۱ ویں آزاد حکومت قائم ہو جائے گی۔

لیکن پرانی۔ نسلی۔ قبائلی اور مذہبی کشیدگیوں میں کمی کے باوجود افریقہ میں کسی نئی خوشحالی کے دور کے آنے کی امید کچھ کم ہی ہے۔

عالمی مالیاتی فنڈ۔ (آئی۔ ایم۔ ایف) نے ۱۹۸۸ء میں جس قدر رقوم افریقہ میں قرضوں کی صورت میں دیں اس سے زیادہ رقم سود کی صورت میں واپس وصول کر لی۔ اسی ادارے نے یہ اندازہ لگایا ہے کہ صحرا سے نیچے واقع افریقہ کی حکومتوں کے ذمے قرضوں کی مقدار ۱۳۷٫۸ ارب ڈالر ہے۔ افریقہ کے قرضوں کے بوجھ کے بڑھنے کی رفتار دنیا بھر کے دیگر ملکوں کے مقابلہ میں سب سے زیادہ ہے۔

آئی ایم ایف نے یہ بھی بتایا کہ ۱۹۸۹ء میں افریقہ کے براعظم پر قرضوں کا بوجھ اور بھی زیادہ ہو جائیگا۔ اس کا خیال ہے کہ ۱۹۸۰ء کے مقابلہ میں اس علاقے میں معیارِ زندگی ۲۰، فی صدی کم ہو گیا ہے۔

اقوامِ متحدہ کے جنرل سیکرٹری پیریز ڈی کوئیار نے کہا ہے کہ اگرچہ کئی ممالک نے اپنی متاثرہ معاشی حالت کو دوبارہ ٹھیک کرنے کے لئے آئی ایم ایف کی طرف سے بنائے گئے پروگرام کے مطابق کافی قابل قدر کوششیں کی ہیں۔ لیکن پھر بھی افریقہ کے ممالک کی حالت ۱۹۸۵ء کے مقابلہ میں بدتر ہو گئی ہے۔

گھانا۔ تنزانیہ اور یوگنڈا نے غیر معمولی ملکی پیداوار میں اضافے کا مظاہرہ کیا۔ کیونکہ انہوں نے اپنے ترقیاتی پروگرام پر سختی سے عمل کیا۔ افریقہ میں شاذ ہی کوئی ایسا ملک ہوگا جس نے اپنی معاشی پالیسیوں کے معاملے میں فراخدلی کا مظاہرہ نہ کیا ہو۔ حد یہ ہے کہ کمیونسٹ ملک ایتھوپیا نے بھی سیاسی ارتقاء کی ضرورت کی آڑ لیتے ہوئے ایک قانون منظور کیا ہے جس میں ایتھوپیا کے باشندوں کو اپنی مرضی کے مطابق روپیہ لگانے کی اجازت دی گئی ہے۔

کئی ملکوں میں زرعی پیداوار کی بہتات کے نتیجے میں مغربی افریقہ کے ممالک کو بہت بڑے خسارے کا سامنا کرنا پڑا۔ کیونکہ وہ ایک طرف تو اپنے زمینداروں کو اجناس کی زیادہ قیمتوں کا لالچ دے کر پیداواری شعبے سے منسلک رہنے پر مجبور ...... کر رہے تھے اور دوسری طرف انہی اجناس کی برآمد پر انہیں ان کی انتہائی کم قیمتیں وصول ہو رہی ہیں۔

اس دوران میں اقوام متحدہ کے اقتصادی کمشنر برائے افریقہ مسٹر آڈے بایو ایڈیڈے جی (Mr. Adebayo Adedeji) نے اندازہ لگایا ہے کہ براعظم افریقہ کی گندم کی درآمدات اس صدی کے آخر تک ۲۰، ارب ڈالر تک پہنچ جائے گی۔

کیا آپ حضرت امام جماعت احمدیہ کی تحریکات سے اپنے بیوی بچوں کو آگاہ رکھتے ہیں۔ اور خود ان پر عمل کرتے ہوئے انہیں بھی ان تحریکات پر عمل کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماعات

علی پور، نصرت آباد اور نوکوٹ میں کامیاب اجتماعات کا انعقاد

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی جنرل سیکرٹری صاحبہ نے لجنہ اماء اللہ کے اجتماعات کی رپورٹ ارسال کی ہے جس کے مطابق علی پور، نصرت آباد، اور نوکوٹ میں لجنہ کے کامیاب اجتماعات منعقد ہوئے

علی پور ضلع مظفر گڑھ

لجنہ اماء اللہ علی پور کا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۸۸ء کو منعقد ہوا۔ اس میں لجنہ مظفر گڑھ۔ علی پور۔ جتوئی۔ بیٹ دریائی۔ شہر سلطان۔ حیات والا۔ بازووالا بستی بھیم والا کی ممبرات نے شرکت کی۔

کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد علمی مضامین قرآن مجید کی فضیلت، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت کامل نبی پڑھے گئے۔ اجتماع ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ دعا کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

نصرت آباد ضلع تھرپارکر

لجنہ اماء اللہ نصرت آباد ضلع تھرپارکر کا مقامی سالانہ اجتماع مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۸۹ء کو زیر صدارت مکرمہ منصورہ نثار صاحبہ منعقدہ ہوا۔ اس میں ۶۰ مستورات اور ۲۷ ناصرات نے شرکت کی۔ علاوہ ازیں پانچ خصوصی مہمانوں مکرمہ صدر صاحبہ کنری، مکرمہ سیکرٹری صاحبہ کنری، صدر صاحبہ احمد نگر اور نوکوٹ نے بھی شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ پھر نظم اور عہد کے بعد علمی مقابلے ہوئے۔ اس کے بعد کھانے کا وقفہ ہوا آخر میں پوزیشن لینے والی بچیوں میں انعامات تقسیم کیے گئے۔ دعا کے بعد اجلاس ختم ہوا۔

نوکوٹ ضلع تھرپارکر

لجنہ اماء اللہ نوکوٹ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۸۹ء کو منعقد کیا گیا۔ جس میں نصرت آباد کی لجنہ نے بھی شرکت کی لجنہ، ناصرات کی کل حاضری ۱۰۰ کے قریب تھی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ پھر نظم تقریر اور دینی معلومات کے مقابلے ہوئے۔ پوزیشن لینے والی بچیوں کے علاوہ حوصلہ افزائی کے انعامات بھی دیئے گئے اجتماع کے پروگرام کو مہمان خواتین نے بھی بہت پسند کیا۔ ججز کے فرائض مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ، مکرمہ منصورہ نثار صاحبہ اور مکرمہ کفیلہ ناہید صاحبہ نے ادا کئے۔ مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ نے اپنی طرف سے بھی بچیوں کو سپیشل انعام دیئے۔ آخر میں مکرمہ منصورہ نثار صاحبہ نے اختتامی تقریر کی اور دعا کے ساتھ یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

بے بی ٹانک
Baby Tonic
پیکنگ ۹۰ ٹیبلٹس
قیمت ۸/ روپے
علاوہ ڈاک خرچ
کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون: سیلز آفس: ۷۷۱
کلینک: ۶۰۶ رہائش ڈاکٹرز: ۶۰۷

اشتہارات کے بارے میں ایک ضروری گزارش

ادارہ الفضل اپنے قارئین کے لیے مشتہرین کے اشتہارات شائع کرتا ہے لیکن یہ امر احباب کو پوری توجہ سے نوٹ فرما لینا چاہیئے کہ الفضل میں اشتہار کی اشاعت ہرگز کسی کی ضمانت نہیں۔ اصولی طور پر اخبارات میں جو اشتہارات شائع ہوتے ہیں ادارہ انکا کبھی بھی ذمہ دار نہیں ہوتا۔ جملہ احباب اپنے کاروباری معاملات اپنی سمجھ بوجھ اور صوابدید پر طے فرمایا کریں

(مینیجر الفضل)

خبریں

● وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ان کی حکومت وہ تمام قوانین ختم کر دے گی جو پاکستانی عورتوں کے ساتھ امتیازی سلوک کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ۱۹۶۰ء میں علماء نے عورت کے سربراہ مملکت ہونے کا فتویٰ دیا اب سربراہ حکومت ہونے پر بھی اعتراض ہے۔ انہوں نے کہا کہ علماء کی معتبری مشکوک ہے یا تو یہ پہلے جھوٹے تھے اور یا اب جھوٹے ہیں۔

● بلوچستان کے وزیر اعلیٰ نواب محمد اکبر بگٹی نے کہا ہے کہ پنجاب میں آئی جے آئی کی حکومت ٹوٹنے کا کوئی امکان نہیں انہوں نے کہا کہ اکثریت کی حمایت کے باعث بے نظیر بھٹو کی حکومت بھی مستحکم ہے۔

● حکومت پنجاب کے ایک اعلان کے مطابق صوبہ بھر میں طلبا یونینوں کے انتخابات ۹ مارچ کو ہوں گے۔

● بدنام زمانہ مصنف سلمان رشدی کے حامیوں پر حملے کے بعد امریکہ کے دارالحکومت واشنگٹن میں کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔

صد سالہ جشن تشکر کے مبارک موقع کے لیے دھاگے والی جھنڈیاں دستیاب ہیں۔ اگر آپ کے پاس جھنڈیاں بغیر دھاگے کے ہوں تو دھاگا لگوانے کا معقول انتظام موجود ہے جھنڈیاں خواہ کتنی ہی مقدار میں کیوں نہ ہوں جلد سے جلد دھاگا لگ سکتا ہے۔ اگر آرڈر پر جھنڈیاں چاہئیں تو ۵ مارچ تک آرڈر بھجوادیں تاکہ آپکو بھی سہولت رہے

شاہد شاپنگ سنٹر
افضل مارکیٹ گولبازار ربوہ
(دکان گلی کے اندر ہے)

حضرت حکیم نظام جان کے
مشہور دواخانہ پر
حکیم عبدالحمید اعوان
ہر ماہ کی ۵-۶-۷ تاریخ کو
اقصیٰ چوک (نزد ٹیبر بکس) ربوہ
میں حاضر ہوتے ہیں
خواتین کیلئے معائنہ کا مستقل طور پر انتظام ہے
مشہور دواخانہ
مینیجر:
فون ۹۰۶ نزد ٹیبر بکس اقصیٰ چوک ربوہ

رات کو یہ کرفیو انیس سال سے کم عمر کے نوجوانوں پر لاگو ہوگا۔ واضح رہے کہ نیو یارک واشنگٹن اور کیلیفورنیا میں ایسی دکانوں پر بموں کے دھماکے ہوئے ہیں جن پر اس کتاب کی موجودگی کا گمان تھا۔ صدر جارج بش نے تشدد کے ان واقعات کی مذمت کی ہے۔

● وفاقی وزیر فاروق بخاری نے کہا ہے کہ ہم بے معنا بطلگیوں پر مصالحت نہیں کریں گے۔ ہر چوری کا حساب لیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ میں نام نہیں لیتا اتنا بتا دیتا ہوں کہ تحقیقات ہو رہی ہیں اور بعض مقدمات میں رقم کی واپسی کا امکان ہے

● سلمان رشدی کے خلاف پاکستان میں ہونے والے احتجاج کے پیش نظر فرانس کے سپیکر نے احتجاجاً اپنا دورہ پاکستان ملتوی کر دیا ہے۔

● بعض امریکی اخبارات نے اپنی رپورٹوں میں اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے کہ افغانستان میں بننے والی عبوری حکومت پائیدار نہیں ہوگی۔

پانچویں جماعت کے

سالانہ امتحانات

(بحوالہ روزنامہ جنگ مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۸۹ء)

"ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر جھنگ کے پریس ریلیز کے مطابق ضلع جھنگ میں پانچویں جماعت کے امتحانات ۷ مارچ سے شروع ہوں گے۔ پہلے روز حساب، اردو اور املاء کا پرچہ ہوگا اور دوسرے روز یعنی ۸ مارچ کو معاشرتی علوم، سائنس اسلامیات اور ڈرائنگ کے پرچے ہوں گے۔"

مہتمم امور طلباء مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ